بیرون ممالک سے تعلیم حاصل کرنے کے خواہشمندوں کے لئے رہنما اصول

انتخاب: پروفیسر نسرین وسیم☆

بیرون ملک تعلیم حاصل کرنے کا تصور اتنا دلکش ہے کہ ہر طالب علم کے دل میں یہ تصور خواب بن کر دھڑکنے لگتا ہے لیکن حقیقت یہ ہے کہ ہر طالب علم کو تعلیم حاصل کرنے کے لئے بیرون ملک نہیں جانا چاہئے۔ صرف انہی طالب علموں کو اس جانب مائل ہونا چاہئے جن کا تعلیمی ریکارڈ اچھا ہو اور جو کسی مضمون میں اسپشلائزیشن کرنا چاہتے ہوں یا جو پروفیشنل تعلیمی اداروں میں نشستیں محدود ہونے کے باعث تعلیم سے محروم ہو رہے ہوں۔ میڈیکل تعلیمی اداروں میں نشستیں محدود ہونے کے باعث تعلیم سے محروم ہو رہے ہوں۔ میڈیکل، انجینئرنگ، کمپیوٹر سائنس، بزنس ایڈمنسٹریشن اور ایسے ہی دیگر شعبوں میں اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے کے خواہشمندوں کو غیر ملکی تعلیمی اداروں کا رخ کرنا چاہئے۔

بیرون ملک ہر سطح کی تعلیم حاصل کی جاسکتی ہے، لیکن مناسب، یہ ہے کہ پاکستان میں انٹرمیڈیٹ یا اے لیول سے کامیاب ہونے کے بعد بیرون ملک تعلیم کے لئے جایا جائے۔ کالج میں دو سال گزارنے کے بعد طلباء کسی نہ کسی حد تک زندگی کے معاملات کو سمجھنے کے قابل ہو جاتے ہیں اور بیرون ملک داخلہ حاصل کرنے کے لئے کم و بیش ایک سال کے عرصے میں انہیں جو جدوجہد کرنی پڑتی ہے اس سے انہیں اچھی تعلیم کی قدر و قیمت کا اندازہ ہو جاتا ہے جس کے نتیجہ میں وہ باہر جا کر سنجیدگی سے تعلیم پر توجہ دے سکتے ہیں۔

☆معروف پلاننگ اسکالرز

لوگ عموماً گریجویشن اور ماسٹرز کی تعلیم کے لئے بیرون ملک جاتے ہیں۔ یہ بات باہر تعلیم حاصل کرنے کی خواہش رکھنے والوں کے لئے دلچسپی کا باعث ہوگی کہ اکثر صورتوں میں ڈگری کی سطح کی تعلیم کے دوران طلباء کو وظائف (اسکالرشپ) مل سکتے ہیں۔ جنہیں وظائف نہ ملیں وہ اسسٹنٹ شپ حاصل کرسکتے ہیں بعض امیدواروں کو ان کے تعلیمی ریکارڈ کی بنیاد پر داخلے کے وقت بھی وظائف مل جاتے ہیں۔

کس ملک میں تعلیم حاصل کی جائے؟

اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے کے لئے کس ملک کا رخ کیا جائے؟ یہ وہ سوال ہے جو ہر طالب علم اوراس کے سرپرست کو پریشان رکھتا ہے۔ پہلے صرف برطانیہ اور امریکہ میں تعلیم حاصل کرنے کو ترجیح دی جاتی تھی، لیکن اب طالب علموں نے یورپی ممالک، آسٹریلیا، مشرق بعید اور وسطی ایشیا کی ریاستوں کا رخ کرنا بھی شروع کردیا ہے۔ ان تمام ممالک میں سائنس، آرٹس اور کامرس کے مختلف شعبوں میں انڈر گریجویٹ اور پوسٹ گریجویٹ سطح کی اعلیٰ تعلیم دی جاتی ہے۔ امریکہ، برطانیہ اور بعض یورپیؐ ممالک میں اپنی پسند کے شعبے میں داخلہ حاصل کرنا اس اعتبار سے تھوڑا سا مشکل کام ہوتا ہے کہ یہاں آپ کو انگریزی زبان میں استعداد ثابت کرنے کے لئے مخصوص امتحانات میں کامیابی بھی حاصل کرنی پڑتی ہے۔ ساتھ ہی کسی خوش حال سرپرست کی جانب سے یہ ضمانت درکار ہوتی ہے کہ وہ تعلیمی اخراجات بہر صورت برداشت کرے گا۔ ان ممالک کی معروف جامعات اور کالجوں میں غیر ملکی طلبہ کے لئے محدود تعداد میں نشستیں مخصوص ہوتی ہیں، لہٰذا داخلے کے لئے مقابلہ خاصا سخت رہتا ہے۔

حصول علم کے لئے آپ کہیں بھی جاسکتے ہیں۔ امریکہ اور یورپ کے علاوہ اچھے تعلیمی ادارے مشرق بعید کے ممالک (فلپائن، تھائی لینڈ وغیرہ) میں بھی ہیں اور وسط ایشیا کی ریاستوں، قبرص اور روس میں بھی، لیکن داخلہ کے لئے درس گاہ کا انتخاب کرتے وقت یہ تصدیق ضرور کرنی چاہئے کہ متعلقہ درس گاہ اپنے ملک اور اپنے علاقے کے پیشہ ورانہ اداروں سے تسلیم شدہ ہے یا نہیں؟ مثلاً اگر آپ طب (میڈیکل) کی تعلیم کے لئے فلپائن کی کسی

یونیورسٹی میں داخلہ لے رہے ہیں تو پاکستان میڈیکل اینڈ ڈینٹل کونسل سے یہ تصدیق کر لیجئے کہ پی ایم ڈی سی فلپائن کی اس یونیورسٹی کو تسلیم کرتی ہے یا نہیں؟ یہ تصدیق متعلقہ ملک کے سفارتخانے، ہائی کمیشن یا متعلقہ درس گاہ کے ڈائریکٹر سے بھی کی جا سکتی ہے۔

بیرون ملک تعلیم کے فوائد:

بیرون ملک تعلیم حاصل کرنے کے بعد طالب علم ایک غیر ملکی تعلیمی سند کے ساتھ جب وطن واپس آتا ہے تو وہ ملکی اداروں میں بیرونی تعلیمی سند رکھنے والے کو ہاتھوں ہاتھ لیا جاتا ہے۔ وہ دوسروں سے کہیں بہتر تنخواہ اور مراعات کے لئے کامیاب سودے بازی کرنے کی پوزیشن میں ہوتا ہے۔

تعلیمی اخراجات:

مغربی دنیا میں تعلیمی اخراجات صرف وہی ہوتے ہیں جو آپ کسی جامعہ یا کالج میں داخلے کے لئے دیتے ہیں۔ بہت سی جامعات اور کالج، فیس کے اس پیکج میں ہی ہوسٹل میں قیام اور طعام کے اخراجات شامل کر دیتے ہیں تا کہ طالب علم کو داخلہ لینے کے بعد مزید اخراجات کی صورت میں پریشان نہ ہونا پڑے۔ تاہم طعام و قیام کی یہ پیشکش اختیاری ہوتی ہے۔ مسلم طلباء ایسی غذا کے لئے، جو یقینی طور پر حلال ہو، اپنے طعام کا علیحدہ بندوبست پسند کرتے ہیں۔ بیرون ملک تعلیمی اداروں میں داخلے دلانے کے لئے مشاورتی فرائض انجام دینے والے بعض اداروں کے مطابق مغربی دنیا میں ایک طالب علم کو متوسط طرز زندگی کے لئے داخلے کے اخراجات کے علاوہ لگ بھگ ۳۰۰ سے ۵۰۰ ڈالر ماہانہ درکار ہوتے ہیں۔ کورس کے اخراجات ادا کرنے اور داخلہ حاصل کرنے کے بعد آپ اس تعلیمی ادارے میں لائبریری، سیمینار رومز، کیفے ٹیریا میں سستے کھانے اور ایسی ہی دیگر سہولتوں کے از خود حقدار ہو جاتے ہیں۔ تعلیمی اداروں میں عمومی نوعیت کی بیماریوں کے لئے علاج کی سہولت بھی دستیاب ہوتی ہے۔

داخلہ کا طریقہ:

اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے کی منصوبہ بندی میں پہلا قدم معروف یونیورسٹیوں سے خط و کتابت کرنا ہے۔ صرف ان یونیورسٹیوں اور تعلیمی اداروں کو خط لکھئے جہاں آپ کی پسند کے شعبہ میں اعلیٰ تعلیم دی جاتی ہے۔ اگر امریکہ میں داخلہ لینا چاہتے ہیں تو اس ضمن میں ابتدائی معلومات کے لئے امریکن سینٹر لائبریری سے رجوع کیجئے، جہاں مطلوبہ کیٹلاگ موجود ہیں۔ آپ ان سے امریکی جامعات کے پتوں کی فہرست حاصل کرتے ہیں۔

پتے حاصل کرنے کے بعد کم از کم دس یا پندرہ یونیورسٹیوں کو خطوط لکھئے۔ یہ خطوط ہر یونیورسٹی کے گریجویٹ افسر کے نام ارسال کئے جانے چاہئیں۔ تاہم اگر آپ کوئی انڈر گریجویٹ کورس کرنا چاہتے ہیں تو خط انڈر گریجویٹ افسر کے نام بھیجئے۔ اپنے پہلے ہی خط میں واضح طور پر بتا دیجئے کہ آپ کس شعبے میں اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے کے متمنی ہیں۔ یہ بھی دریافت کر لیجئے کہ یونیورسٹی طلبہ کو مالی امداد فراہم کرتی ہے یا نہیں۔ اس امر کا بھی ذکر کر دیجئے کہ آپ انگریزی زبان پڑھ بول اور سمجھ سکتے ہیں۔ اپنے تعلیمی پس منظر اور دیگر امور کی تفصیلات بھی اس پہلے خط میں ضرور شامل کیجئے۔

اگر آپ یونیورسٹی کی جانب سے مالی امداد کی فراہمی کے معاملہ میں دلچسپی کا اظہار نہیں کریں گے تو ہوسکتا ہے کہ یونیورسٹی والے آپ کو درخواست فراہمی کے ہمراہ مالی امداد کے فارم کے بجائے اسپانسر شپ فارم بھیج دیں گے، اسپانسر شپ فارم پر کسی ایسے شخص کو دستخط کرنے ہوتے ہیں جو مالی طور پر خاصا مستحکم ہو، اور دستخط کرنے کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ وہ آپ کے تعلیمی اخراجات برداشت کرنے کا وعدہ کر رہا ہے۔

اگر آپ بھاری اخراجات کے متحمل نہیں ہو سکتے تو امریکی تعلیمی نظام میں آپ کے لئے ''مالی امداد کے پروگرام'' نامی ایک انوکھا موقع موجود ہے۔ یہ پروگرام ان طلبہ کے لئے ہے جو باصلاحیت ہیں مگر بھاری فیس نہیں دے سکتے۔ مالی امداد کا پروگرام، بیشتر امریکی جامعات میں موجود ہے اور مختلف جامعات میں وظیفے کی شرح مختلف ہوتی ہے۔

جب آپ امریکن سینٹر جائیں تو وہاں سے ٹوئفل (Tofel) فارم بھی حاصل

کریں۔ اگر آپ کسی گریجویٹ کورس میں داخل لے رہیں تو جی آر ای ٹیسٹ کا فارم بھی بھریں جو عموماً سوشل سائنسز میں داخلے کے لئے درکار ہوتا ہے۔ ٹوئفل کا ٹیسٹ دراصل آپ کی انگریزی کی استعداد جانچنے کے لئے لیا جاتا ہے۔ باعموم اس ٹیسٹ میں کم از کم ۵۵۰ نمبر حاصل کرنے ضروری ہوتے ہیں لیکن اگر آپ مالی امداد بھی حاصل کرنا چاہتے ہیں تو آپ کو ٹوئفل میں کم از کم ۵۷۰ نمبر اور جی آر ای ٹیسٹ میں کم از کم ۱۵۰۰ نمبر حاصل کرنے ہوں گے۔ اس تیاری کے لئے انگریزی اخبارات وگرامر کی کتب کا مطالعہ کرنا چاہئے۔

فارم احتیاط سے پر کریں منسلکہ ڈگریاں تصدیق شدہ ہوں، ہر سال ستمبر کے مہینے میں یونیورسٹی سے خط وکتابت کرنا چاہئے داخلے جنوری میں ہوتے ہیں۔ اگر آئندہ سال والے سمسٹر میں داخلہ لینا چاہتے ہیں تو اسی سال ستمبر سے خط وکتابت کا آغاز کر دیں۔

برطانوی تعلیمی اداروں میں داخلے کے خواہشمندوں کو سب سے پہلے تعلیم کی صحیح سطح کا انتخاب کرنا چاہئے۔ کسی بھی فرسٹ ڈگری کورس میں داخلے کی بنیادی شرط یہ ہے کہ آپ نے جی سی ای یا جی سی ایس سی کے امتحانات میں کم از پانچ کامیابیاں حاصل کی ہوں، جن میں سے کم از کم دو کامیابیاں اے لیول کی ہوں۔ تاہم بی ٹی ای سی کے کسی اعلیٰ ڈپلومہ کورس میں داخلے کے لئے جی سی ای میں صرف ایک اے لیول کی کامیابی یا بی ای سی نیشنل ڈپلومہ لیول میں صرف ایک کامیابی کافی ہے۔ جو لوگ محسوس کرتے ہوں کہ وہ یہ شرائط پوری نہیں کر سکتے ان کے لئے ایسے کورس موجود ہیں جن میں شرکت کر کے وہ اپنی استعداد بڑھا سکیں۔ حال ہی میں ایک ایڈوانسڈ سپلیمنٹری (اے ایس) لیول کا سلسلہ شروع کیا گیا ہے۔ دو اے ایس لیول کی کامیابیوں کو ایک اے لیول کی کامیابی کے برابر سمجھا جاتا ہے۔

انٹرمیڈیٹ کے امتحانات کو جی سی ای، اے لیول کے برابر سمجھا جاتا ہے۔ بی اے یا گریجویشن کی کوئی ڈگری آپ کو برطانیہ میں کسی فرسٹ ڈگری کورس سے صرف جزوی استثنیٰ دلا سکتی ہے۔ پوسٹ گریجویٹ کورسوں میں داخلہ کبھی آسانی سے اور کبھی مشکل سے ملتا ہے۔ اس کا انحصار دراصل آپ کی ڈگری یا تعلیمی قابلیت پر ہوتا ہے، اگر آپ ایم بی اے کرنا چاہتے ہیں یا

بزنس مینجمنٹ میں کوئی ماسٹرز ڈگری لینا چاہتے ہیں تو آپ کو گریجویٹ مینجمنٹ داخلہ ٹیسٹ (جی ایم اے ٹی) دینا ہوگا۔ تحقیق کے لئے ماسٹرز ڈگری میں داخلہ لینے والے اپنے تحقیقی کام کو پی ایچ ڈی کی سطح تک جاری رکھ سکتے ہیں۔

پوسٹ گریجویٹ کورس میں داخلے کو آسان بنانے کے لئے مختلف کورس الگ موجود ہیں۔ یہ عام طور پر ڈپلومہ کورس کی شکل میں ہوتے ہیں۔ ان کا مقصد ان لوگوں کو مدد دینا ہے جو ایک مضمون میں گریجویشن کرنے کے بعد کسی دوسرے مضمون میں ماسٹرز ڈگری لینا چاہتے ہیں یا جو باقاعدہ تعلیمی قابلیت رکھنے کے بجائے عملی تجربہ رکھتے ہیں۔

داخلوں کے لئے درخواست کب بھیجی جائے؟

اس کا سیدھا سا جواب یہ ہے کہ جلد از جلد زیادہ تر شعبوں میں تعلیمی سال ستمبر یا اکتوبر سے شروع ہوتے ہیں تاہم بعض کورس ایسے بھی ہیں جن کا آغاز جنوری سے ہوتا ہے۔ آپ کے داخلے کا انحصار اس بات پر ہے کہ آپ کے پسندیدہ شعبہ میں خالی نشستیں ہیں یا نہیں۔

ستمبر سے شروع ہونے والے کورس میں داخلے کے لئے درخواستیں ایک سال قبل دسمبر میں ارسال کی جانی چاہئیں۔ مثلاً اگر آپ اگلے ستمبر کے کسی کورس میں داخلہ لینا چاہتے ہیں تو اپنی درخواستیں اس سال دسمبر میں بھیج دیں۔ آکسفورڈ اور کیمبرج میں درخواستیں وصول کرنے کی آخری تاریخ ۱۵/ اکتوبر ہوتی ہے۔ دانشمندی کا تقاضہ یہ ہے کہ اے لیول جیسے امتحانات دینے سے قبل ہی درخواستیں ارسال کردی جائیں۔ اگرچہ دسمبر کے بعد اگلے ستمبر تک پہنچنے والی درخواستوں پر بھی غور کیا جاتا ہے اور داخلے بھی دیئے جاتے ہیں، مگر مقبول شعبوں مثلاً میڈیسن وغیرہ میں آپ کے داخلے کے امکانات وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ بے حد کم ہوتے جاتے ہیں۔

برٹش کونسل میں موجود تعلیمی مشاورتی سروس آپ کو تمام برطانوی تعلیمی اداروں میں داخلہ بھیجنے کے طریقہ کار کے بارے میں مشورہ دیتی ہے اور آپ کی درخواستیں تیار کرانے میں بھی مدد دیتی ہے۔ برٹش کونسل کے پاس درخواست فارم بھی ہوتے ہیں جو بیشتر برطانوی

کالجوں اور یونیورسٹیوں میں قبول کئے جاتے ہیں۔ان کے پاس یونیورسٹی و کالج داخلہ سروس (یو سی ایس) فارم بھی ملتے ہیں جن پر تمام انڈر گریجویٹ کورسوں کے لئے درخواست دی جاسکتی ہے۔

''یوسی اے ایس'' ایک مرکزی ادارہ ہے جو انڈر گریجوٹ ڈگریوں کے علاوہ ''اعلیٰ قومی ڈپلومہ'' (ایچ این ڈی) اور اعلیٰ تعلیمی ڈپلوماز (ڈی ایچ ای) کے لئے تمام یونیورسٹیوں اور بیشتر کالجوں کے لئے درخواستیں قبول کرتا ہے۔

درخواستیں یوسی اے ایس کے درخواست فارم پر تیار کی جاتی ہیں جس میں آپ کو آٹھ مختلف کورسوں میں سے اپنی مرضی کا کورس منتخب کرنا ہوتا ہے۔بہتر یہ ہے کہ آپ جلد از جلد درخواست ارسال کریں تا کہ آپ کو آپ کی مرضی کا کورس مل سکے۔ضروری نہیں کہ آپ اپنے اے لیول یا گریجویشن کے امتحانات کے نتائج کا انتظار کرتے رہیں۔۸۵ فیصد طلبہ کو ''مشروط'' داخلے دیئے جاتے ہیں جو اس وقت ہی یقینی داخلے بنتے ہیں جب اگلے سال برطانوی یونیورسٹی یا کالج میں داخلے سے قبل سابقہ امتحان کے نتائج داخل کئے جائیں۔

برطانیہ کے تمام تعلیمی ادارے انگریزی زبان میں مناسب مہارت کو داخلے کی بنیادی شرط قرار دیتے ہیں۔اس کے لئے برٹش کونسل انگریزی زبان کا ایک ٹیسٹ لیتی ہے جسے ''آئی ای ایل ٹی ایس'' کہا جاتا ہے۔عام طور پر اس ٹیسٹ میں ۵۰۵ سے ۶۰۵ تک اور ٹوفل میں ۵۵۰ تک نمبر حاصل کرنے ضروری ہوتے ہیں جس کا دارومدار تعلیمی ادارے کے اپنے طے شدہ معیار پر ہے۔

روس میں سب سے سستی تعلیم دستیاب ہے۔لتھوانیا میں بھی تعلیم اخراجات کم ہے۔

بیرون ملک مسائل ومشکلات:

غیر ملکی طرز معاشرت اور ثقافت، بیرون ملک تعلیم حاصل کرنے والے طالب علم کے لئے بالکل مختلف تجربہ ثابت ہوتی ہے۔علیحدہ معاشرت، علیحدہ زبان، علیحدہ مذہب اور علیحدہ خدوخال ایک طالب علم کو کسی بھی نئے معاشرے میں اجنبی بنادیتے ہیں،صرف معاشرت

ہی نہیں، اٹھنا بیٹھنا، کھانا پینا، غرض ہر چیز کلچرل شاک کا حصہ ہوتی ہے، اور اس کے نقصانات سے بچنے کے لئے اسے زیادہ محنت کرنی پڑتی ہے۔ یہی صورت حال اس وقت بھی درپیش ہوتی ہے جب دوران تعلیم طالب علم کے سرپرست یا خود طالب علم کا ہاتھ ذرا تنگ ہو جائے، غیر ملکی تعلیمی اداروں کے قوانین، طالب علم کو کوئی منفعت بخش کامیاب ملازمت کرنے سے روکتے ہیں۔ اس قانون سے اس غیر ملکی تعلیمی ادارے کے مقامی طالب علم مستثنٰی ہوتے ہیں۔ یہ امتیازی رویہ بھی طالب علم کو پوری آزادی کے ساتھ تعلیم کے شعبہ میں اعلیٰ کارکردگی کا مظاہرہ کرنے سے روکتا ہے جو کہ غیر منصفانہ عمل ہے۔

خلاصہ بحث:

پاکستان میں پیشہ ور ماہرین کے تقریباً پندرہ ادارے بیرون ملک تعلیم حاصل کرنے کے خواہش مند امیدواروں کو ضروری معلومات فراہم کرتے ہیں اور داخلہ کے حصول کی کارروائی میں مدد دیتے ہیں۔ یہ ادارے کراچی، لاہور اور اسلام آباد، راولپنڈی میں کام کرتے ہیں۔ ان اداروں کے ماہرین کے مطابق بیرون ملک تعلیم کی خواہش رکھنے والوں کو درج ذیل باتوں پر توجہ دینی چاہئے:

۱۔ اس مضمون کا تعین کیجئے جس میں آپ تعلیم حاصل کرنا چاہتے ہیں، سو میں نوجوان جو باہر جانا چاہتے ہیں وہ اس بارے میں واضح سوچ نہیں رکھتے کہ پڑھنا ہے۔

۲۔ امریکہ سمیت بیشتر ممالک میں کالج، یونیورسٹی میں داخلے کے لئے بنیادی اہلیت ۱۲ جماعتیں ہیں۔ اگر آپ نے انجینئرنگ میں انٹرمیڈیٹ کیا ہے اور آگے میڈیکل پڑھنا چاہتے ہیں تو آپ کو بائیولوجی کا اضافی مضمون پڑھنا ہوگا۔

۳۔ یہ تصدیق کر لیجئے کہ آپ جس ادارے میں داخلہ لے رہے ہیں وہ تسلیم شدہ ہے یا نہیں؟ یہ معلومات متعلقہ سفارتخانے یا بیرون ملک تعلیم کے موضوع پر عالمی مطبوعات سے مل سکتی ہیں۔

۴۔ یورپ کی ۹۰ فیصد درس گاہوں میں ذریعہ تعلیم ان کی اپنی قومی زبان ہے۔ موسم، ثقافت اور معاشرتی آداب واضح طور پر پاکستان سے مختلف ہیں۔ ان باتوں کو ذہن میں رکھئے۔ یہ معلوم کیجئے کہ آپ جہاں جارہیں ہے وہاں کس زبان میں تدریس ہوتی ہے۔ اگر پاکستان میں اس زبان کی تعلیم دستیاب ہے تو وہ حاصل کیجئے ورنہ کم سے کم ذہنی طور پر تیار ہوکر جائیں۔

۵۔ جو ادارے بیرون ملک تعلیم کے موضوع پر ماہرانہ مشاورت فراہم کرتے ہیں انسے ضرور رابطہ کیجئے یہ آپ پر منحصر ہے کہ ان کی خدمات سے فائدہ اٹھائیں یا نہ اٹھائیں۔ لیکن ایک ملاقات سے آپ کو کچھ نہ کچھ معلومات ضرور مل جائیں گی۔

۶۔ ۹/۱۱ کے بعد امریکہ، برطانیہ، فرانس سمیت دیگر ممالک میں غیر ملکیوں کے لئے سخت قوانین بنائے گئے ہیں اور ویزا قوانین کی خلاف ورزی کرنے والوں کے ساتھ کوئی رعایت نہیں کی جاتی۔

ہر مسلمان کو شک کی نگاہ سے دیکھا جارہا ہے اور دشمنوں جیسا متعصبانہ رویہ اختیار کیا جارہا ہے لہٰذا جانے سے پہلے خوب غور وخوض کریں ایسا نہ ہو لینے کے دینے پڑ جائیں۔

ملاؤ ہاتھ سبھی صلح و آشتی کے لئے — پڑھے لکھے ہو تو آؤ قلم کو ہاتھ میں لو
نکل نہ جائے کہیں وقت ہاتھ سے بے دام — کرو نہ دیر سفیر حرم کو ہاتھ میں لو
تمہارے ہاتھ قلم ہو گئے تو کیا ہوگا — ہے اب بھی وقت رہ محتشم کو ہاتھ میں لو
پکڑ لو ایسا راستہ فلاح مل جائے — تم اپنے پاؤں سے نقش قدم کو ہاتھ میں لو
پکڑلو ایسا راستہ فلاح مل جائے — تم اپنے پاؤں سے نقش قدم کو ہاتھ میں لو
بچاؤ راہزن وقت سے کتاب حیات — حدیث پاک شفیع الامم کو ہاتھ میں لو
خدا کے واسطے اپنے قلم کو ہاتھ میں لو